دار الافتاء
نمبر ۱۳۵۶/۲۲

1084/72

باسمہ تعالیٰ

محترم جناب مفتی صاحب : .

میں فارمیسی میں گریجویٹ ہوں اور ادویہ سازی میں PHD/MS کرنا چاہتا ہوں۔ ادویہ سازی کا ایک جدید طریقہ ہے جسے DNA RECOMBINANIT TECHNOLOGY کہتے ہیں۔ اس میں ایک زندہ جراثیم کے DNA میں انسانی خلیے (CELL) کے DNA کی پیوند کاری کی جاتی ہے۔ پھر اس جراثیم کی نشوونما کرائی جاتی ہے۔ اس جراثیم سے رطوبت خارج ہوتی ہے یہ رطوبت مختلف ادویات کی حامل ہوتی ہے اس رطوبت کو حاصل کرکے اس سے ادویات کو مشین کے ذریعے نکال کر علیحدہ کردیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر انسولین "INSULIN" جو شوگر کے مریض کے جسم میں داخل کی جاتی ہے پہلے عام طور پر گائے یا خنزیر کی تلی سے حاصل کی جاتی تھی لیکن اب انسولین اس نئے طریقے سے بھی حاصل کی جاتی ہے جس کا طریقۂ کار یہ ہے کہ انسانی خلیے (جو کہ انسان کے خون یا جلد سے حاصل کیا جاتا ہے) اس انسانی خلیے سے DNA کا وہ حصہ حاصل کیا جاتا ہے جس میں INSULIN بنانے کی CODING موجود ہوتی ہے، صرف اس CODING کو علیحدہ کیا جاتا ہے اور پھر جراثیم (E-COLI) کے DNA کیساتھ پیوند کاری کی جاتی ہے اور پھر جراثیم سے خارج ہونے والی رطوبت (جس میں انسولین بھی ہوتی ہے) حاصل کی جاتی ہے پھر اس رطوبت سے انسولین علیحدہ کر دی جاتی ہے۔ علیحدگی کے اس عمل میں کیمیکل استعمال کیا جاتا ہے جس سے رطوبت کے اندر موجود انسولین کے اجزاء کی کیمیاوی ماہیت تبدیل کی جاتی ہے۔

جن جراثیم میں پیوند کاری کا مذکورہ بالا طریقۂ کار کیا جاتا ہے وہ اکثر گندے اور ناپاک پانی (یعنی SEWERAGE WATER) سے حاصل کئے جاتے ہیں بعض اوقات مٹی سے بھی حاصل کیے جاتے ہیں۔ اب آپ سے درج ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

۱۔ مذکورہ بالا طریقہ سے حاصل کی گئی انسولین پاک ہوگی یا ناپاک؟ ہر دو صورت ایسے شوگر کے مریض کے جسم میں داخل کرنا شرعاً جائز ہوگا یا نہیں؟

۲۔ میرے لئے اس شعبے میں PHD کرنا اور پھر بعد میں اسی شعبے کو اپنا ذریعہ معاش

نبانا درست ہے یا نہیں؟

۳۔ مذکورہ بالا طریقہ میں اگر کیمیائی ماہیت تبدیل کیے بغیر ادویات حاصل کی جائیں تو ان کا استعمال جائز ہے یا ناجائز ہے؟

اس فتوای پر اگر مفتی تقی عثمانی صاحب کے بھی دستخط ہوں تو بہت نوازش ہوگی۔ یا ان کی رائے اس میں شامل ہو تو بہت مہربانی ہوگی

محمد اسامہ حنیف

گلشن اقبال کراچی

0213-4974661

دار الافتاء

تنقیح:

سائل سے زبانی طور پر یہ بات معلوم ہوئی کہ جراثیم جو گندے پانی سے حاصل کئے جاتے ہیں وہ انتہائی باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں یعنی برہنہ آنکھ سے نظر نہیں آتے بلکہ (ELECTRO MICRO SCOPE یعنی خوردبین) سے ہی نظر آتے ہیں۔

نوٹ: سوال نمبر تین ۳ سے متعلق سائل نے مزید وضاحت یہ کی ہے کہ،

INSULIN کے علاوہ بعض دیگر ادویات کی CODING کی پیوندکاری کرنے سے جو دوا حاصل ہو اس کی کیمیاوی ماہیت تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی، ایسی ادویات کا استعمال جو خالص رطوبت میں موجود ہیں اور ان کی کیمیاوی ماہیت تبدیل کئے بغیر انہیں رطوبت سے علیحدہ کرکے استعمال کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

یہ بات بھی واضح رہے کہ (E-COLI) میں پیوندکاری کیلئے مارکیٹ سے اسکا پیکٹ لیا جاتا ہے جسے لیباٹری میں کئی دفعہ (RE-CULTURE) کیا گیا ہوتا ہے جس سے وہ صاف ہوجاتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ مذکورہ جراثیم سیوریج کے پانی سے حاصل کیا جائے بلکہ اکثر و بیشتر مٹی یا سمندر کے پانی سے بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ (جواب منسلکہ اوراق پر ملاحظہ فرمائیں)

باسمہ تعالیٰ

دار الافتاء

الجواب حامداً و مصلیاً

سوالات کے جواب سے پہلے بطورِ تمہید یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ کوئی بھی جرثومہ یعنی BACTERIA بذاتِ خود ناپاک نہیں ہوتا کیونکہ فقہاءِ کرام نے یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ وہ جاندار چیزیں جو غیر دَمَوِی ہوں یعنی جن میں بہتا ہوا خون نہ ہو، تو ایسی تمام جاندار اشیاء پاک کہلائیں گی (کما في العبارة ۱)، جیسا کہ حدیثِ مبارکہ کا مفہوم ہے کہ اگر کسی مائع چیز میں مکھی گر جائے تو اسکے گرنے سے وہ چیز ناپاک نہیں ہوگی (کما في العبارة ۲-۴)، اسی طرح جرثومہ یعنی BACTERIA بھی چونکہ غیر دَمَوِی اشیاء میں شامل ہے اس لئے وہ بھی ناپاک نہیں کہلائے گا، بالخصوص جبکہ جراثیم اس قدر کثیر تعداد میں موجود ہیں کہ ہر چیز میں انکا وجود پایا جاتا ہے مثلاً ہوا، مٹی، انسانی خوراک ،وغیرہ وغیرہ، حتی کہ انسانی جسم میں بھی مختلف اقسام کے جراثیم (BACTERIAS) موجود ہوتے ہیں۔

۱)الدر المختار – (ج ۱ / ص ۱۸۳)

(ويجوز) رفع الحدث (بما ذكر وإن مات فيه) أي الماء ولو قليلا (غير دموي كزنبور) وعقرب وبق أي بعوض وقيل بق الخشب وفي المجتبى الأصح في علق مص الدم أنه يفسد ومنه يعلم حكم بق وقراد وعلق وفي الوهبانية دود القز وماؤه وبزره وخرؤه طاهر كدودة متولدة من نجاسة

۲)سنن أبي داود – م – (ج ۳ / ص ۴۳۰)

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم- « إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِى إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِى أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِى الآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِى بِجَنَاحِهِ الَّذِى فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ »

۳)صحيح البخاري – البغا – (ج ۳ / ص ۱۲۰۶)

قال النبي صلى الله عليه و سلم (إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه ثم لينزعه فإن في إحدى جناحيه داء والأخرى شفاء)

۴)مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح – (ج ۱۲ / ص ۳۶۹)

وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله قال إذا وقع الذباب أي سقط في إناء أحدكم فليغمسه بفتح الياء وكسر الميم وفي رواية فليمقله أي

(جاری ہے ---)

فليدخله كله أي يغمسه فيما الإناء من ماء وغيره وفيه أنه طاهر بنجسه إذ ليس له دم سائل ثم ليطرحه

ہر چیز میں جراثیم کے وجود سے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ ہو

The air is filled with bacteria......they are in soil,in our food, and on plants and animals.Even our bodies are home to many different kinds of bacteria.our lives are closely interwined with theirs.

Microsoft Encarta ٢٠٠٩

ترجمہ: ہوا جراثیم سے بھرپور ہے۔۔۔۔ جراثیم مٹی میں، ہماری خوراک میں، پودوں اور جانوروں میں پائے جاتے ہیں۔ حتی کہ ہمارے جسم مختلف اقسام کے جراثیم کا گھر ہیں، ہماری زندگیاں انکی زندگی کے ساتھ بہت حد تک جڑی ہوئی ہیں۔

ثانیاً اگر وہ جراثیم ناپاک چیز میں موجود ہوں تب بھی ان جراثیم کو ناپاک چیز میں موجود ہونے کی وجہ سے نجس کہنا مشکل ہے، اسکی فقہی نظیر یہ ہے کہ فقہاءِ کرام نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ انسان کے قبل یا دبر میں سے کیڑے کا نکل آنا وضو ٹوٹنے کا باعث ہے، اس لئے نہیں کہ وہ کیڑا بذاتِ خود نجس ہے بلکہ اس پر جو نجاست لگی ہوئی ہے وہ وضو ٹوٹنے کا سبب ہے۔ (کمافی العبارة ۵-۷)

۵)الهداية شرح البداية – (ج ١ / ص ١٥)

والدابة تخرج من الدبر ناقضة فإن خرجت من رأس الجرح أو سقط اللحم لا تنقض والمراد بالدابة الدودة وهذا لأن النجس ما عليها وذلك قليل وهو حدث في السبيلين دون غيرهما

۶)الدر المختار – (ج ١ / ص ١٨۴)

وفي الوهبانية دود القز وماؤه وبزره وخرؤه طاهر كدودة متولدة من نجاسة (ومائي مولد)

۷)حاشية ابن عابدين – (ج ١ / ص ١٨٤)

قوله (كدودة الخ) فإنها طاهرة ولو خرجت من الدبر والنقض إنما هو عليها لا لذاتها

اسی طرح ناپاکی میں موجود جراثیم بھی بذاتِ خود نجس نہیں ہوتے۔ اور اگر بالفرض اس جراثیم کو نجس مان بھی لیا جائے تو چونکہ وہ جراثیم اس قدر چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں کہ انہیں عام آنکھ سے نہیں دیکھا جاسکتا، لہٰذا

(جاری ہے ----)

اسکی نجاست شرعاً معاف سمجھی جائیگی۔ جراثیم کے انتہائی چھوٹا اور باریک ہونے سے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ ہو۔

> Bacteria,one-celled organisms visible only through a microscope............Hunderds of thousand of bacteria would fit on a rounded dot made by a pencil.
>
> (Microsoft Encarta ۲۰۰۹)

ترجمہ: جراثیم (بیکٹیریا) ایک خلیے والا جاندار ہے جو کہ صرف خورد بین کے ذریعہ نظر آتا ہے۔۔۔۔پنسل سے بنائے ہوئے ایک نقطہ میں لاکھوں جراثیم سما سکتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ جراثیم سے نکلنے والی رطوبت پاک ہے یا ناپاک، اسکے بارے میں عرض ہے کہ جراثیم سے خارج ہونے والی رطوبت کو انسان یا جانور سے خارج ہونے والی رطوبت یعنی پسینہ، فضلہ وغیرہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق جانداروں کی اقسام میں سے جراثیم، جانور کے علاوہ ایک مستقل قسم ہیں، جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے معلوم ہوتا ہے۔

> **The Five Kingdom Classification by Whittaker:**
>
> The five kingdoms of life are:
>
> •Kingdom: Monera
> •Kingdom: Protista
> •Kingdom: Mycota (exclusively fungi)
> •Kingdom: Metaphyta or Plantae
> •Kingdom: Metazoa or Animalia (all multicellular animals)
>
> **Kingdom Monera**: Living things include in the kingdom are minute and single-celled prokaryotes (organisms that lack membrane-bound nuclei).Members of this kingdom are bacteria, ...

دارالافتاء

(جاری ہے ---)

بلکہ مذکورہ جراثیم (E-COLI) سے، جسمیں انسانی خلئے کے DNA کی پیوندکاری کی جاتی ہے، خارج ہونے والی رطوبت ماہرین کے مطابق مذکورہ ذیل اجزاء کی حامل ہوتی ہے۔

> *E.COLI* uses mixed-acid fermentation in anaerobic conditions, producing **lactate, succinate, ethanol, acetate and carbon dioxide**.
>
> (WIKIPEDIA)

ان اجزاء میں سے Carbon dioxide ایک قسم کی گیس ہے، Ethanol الکحول کی ایک قسم ہے جو بیکٹیریا سے نکلتی ہے اور اسکے علاوہ دیگر تینوں اجزاء مختلف اقسام کے کیمیکل (Acid) ہیں۔ ان مذکورہ اجزاء کی وجہ سے اس رطوبت کو بذاتِ خود ناپاک کہنا مشکل ہے، بالخصوص جبکہ مذکورہ جراثیم (E.COLI) کا حصول صرف گندے پانی (یعنی Sewerage Water) سے ہی نہیں بلکہ سمندری پانی یا مٹی سے بھی ممکن ہے۔ اور اگر اسے گندے پانی سے بھی حاصل کیا جائے تب بھی چونکہ اسمیں انسانی ڈی این اے (DNA) کی پیوندکاری سے قبل اسے صاف (Re-culture) کیا جاتا ہے، اسلئے اس سے حاصل ہونے والی رطوبت ناپاک نہیں کہلائیگی۔

البتہ اسکے ساتھ ساتھ یہ بات بھی جاننا ضروری ہے کہ مذکورہ رطوبت پاک ہونے کے ساتھ حلال بھی ہے یا نہیں اور ادویات میں اسکا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں، تو اس کے بارے میں کوئی صریح جزئیہ تو نہیں ملا، البتہ فقہاءِ کرام نے یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ جانور کے علاوہ دیگر اشیاء میں اصل حلت ہے یعنی جانور کے علاوہ دیگر اشیاء جو کہ صحتِ انسانی کے لئے مضر نہ ہوں وہ حلال ہیں جیسا کہ بعض مخصوص درختوں سے نکلنے والا گوند چونکہ مضرِ صحت نہیں اسلئے حلال ہے، اسی طرح کھمبی، وہ بھی غیر جانور ہے اور فقہاءِ کرام نے اسے حلال قرار دیا ہے، یہاں تک کہ حدیثِ مبارکہ میں اس سے نکلنے والے پانی کو شفاء للعین کہا گیا ہے (کمافی العبارۃ ۹)۔ لہٰذا اگر جراثیم بذاتِ خود ناپاک نہ ہوں، جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا، تو ان جراثیم سے نکلنے والی رطوبت بھی ناپاک نہیں ہوگی اور کیونکہ وہ انسانی صحت کے لئے مضر بھی نہیں، (کیونکہ جراثیم (بیکٹیریا) تو ہر چیز میں موجود ہیں حتی کہ جسمِ انسانی کا حصہ ہیں، جیسا کہ اوپر بیان ہوا)۔ لہٰذا پاک ہونے کے ساتھ ساتھ مضرِ صحت نہ ہونے کی بناپر جراثیم سے خارج ہونے والے رطوبت بھی حرام نہ ہوگی۔

دار الافتاء

(جاری ہے---)

دار الافتاء

۸)الأشباه والنظائر لابن نجيم - (ج ۱ / ص ٦٦)

وفي شرح المنار للمصنف : الأشياء في الأصل على الإباحة عند بعض الحنفية ، ومنهم الكرخي

۹)سنن الترمذي - (ج ۸ / ص ۱۳۹)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالُوا الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- « الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ ». قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

مذکورہ بالا تفصیل کے بعد آپکے سوالات کے جوابات حسبِ ذیل ہیں،

۱)۔۔۔۔۔۔سوال میں ذکر کردہ طریقہ سے حاصل کی گئی انسولین پاک ہے خصوصاً جبکہ کیمیکل کے استعمال کی وجہ سے اسکی کیمیاوی ماہیت بھی تبدیل ہو جاتی ہے لہٰذا اسے شوگر کے مریض کے جسم میں داخل کرنا شرعاً جائز ہے۔

۲)۔۔۔۔۔۔مذکورہ بالا طریقہ میں اگر کیمیاوی ماہیت تبدیل کئے بغیر خالص رطوبت سے دیگر ادویات حاصل کی جائیں تو انکا استعمال بھی جائز ہوگا۔

۳)۔۔۔۔۔۔آپ کے لئے اس شعبہ میں پی ایچ ڈی (PHD) کرنا اور بعد میں اسی شعبہ کو اپنا ذریعہ معاش بنانا جائز ہے۔.............. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ذیشان عبدالعزیز

ذیشان عبدالعزیز

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۳۰/جمادی الاولیٰ/۱۴۳۲ھ

۴/مئی/۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۳۰-۵-۱۴۳۲ھ

مفتی

الجواب صحیح

۳۰/۵/۱۴۳۲ھ

مفتی

الجواب صحیح

عبدالمنان عفی عنہ

۱/۶/۱۴۳۲ھ

نائب مفتی

الجواب صحیح

۱-۶-۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

۲-۶-۳۲

مفتی

الجواب صحیح

۱/۶/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

۱/۶/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح